انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۸/
سہ ماہی ۔ ۱۲/
بیرون ہند سالانہ ۱۸

قیمت تین پیسے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ

قادیان دار الامان

خطبہ نمبر ۲۳

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

یوم شنبہ

جلد ۲۸	۵ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش	۲ رمضان ۱۳۵۹ ھ	۵ اکتوبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اذان کے پُرحکمت کلمات میں کامیابی کے دو عظیم الشان گُر

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش بمقام شملہ

مرتبہ ملک سعید احمد صاحب

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں جہاں قرآن کریم کے دوسرے محاسن بیان کئے ہیں۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے۔ قرآنًا عربیًا۔ کہ یہ عربی قرآن ہے۔ عربی کے معنے فصیح کے بھی ہیں۔ اور یہ

عربی زبان

کا نام بھی ہے۔ کسی زبان میں کسی کلام کا اترنا بجائے خود کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ ایک بات کو پیش کرنے والے اور اس قوم کی جس کے سامنے وہ بات پیش کی جا رہی ہے۔ اگر وہی زبان ہو۔ تو اس زبان میں ہونا مجبوری ہے۔ مثلًا انگریز انگریزی دان طبقے کے سامنے انگریزی میں تقریر کرے۔ تو یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اسی طرح قرآنًا عربیًا میں اگر عربی کے لفظ کو عربی زبان کی حد تک دیکھیں۔ تو یہ لفظ کوئی خاص خوبی نہیں رکھتا۔ اس لئے یہ لفظ یہاں فصاحت کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن عربی کو مدنظر رکھتے ہُوئے اس کے دونوں معنے ہیں۔ اور یہ بھی

ایک خوبی

ہے۔ عربی میں نام خصوصیتوں کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ اور محض علامت نہیں۔ بلکہ وصف پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی طرح عربی کا نام ہے۔ یہ صرف نام نہیں۔ بلکہ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ ایک فصیح زبان ہے۔ یہ

صرف عربی کی خصوصیت

ہے۔ کہ یہ اپنے مطالب خود بیان کر دیتی ہے۔ عربی میں نام اپنے طبعی فعل کے علاوہ اس کی خصوصیت بھی بیان کر دیتا ہے ؂

میرے ذہن میں آج کوئی خاص مضمون خطبہ کے لئے نہ تھا۔ لیکن اذان سُنتے ہُوئے عربی زبان کی ایک ایسی ہی خصوصیت میرے ذہن میں آئی۔ اور آج کے خطبہ کے لئے ایک مضمون میرے ذہن میں آ گیا۔ اور وُہ مضمون

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح

کے متعلق تھا۔ عربی زبان میں جہاں نام بامعنے ہوتے ہیں۔ وہاں الفاظ کے معانی میں مختلف صلوں سے بھی وسعت پیدا کر دی جاتی ہے اور لطیف اور جدید مضمون پیدا کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ جب مؤذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہا۔ تو مجھے خیال آیا۔ کہ عربی میں فاصلے کے لئے ایک اِلٰی کا لفظ ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر یہاں علیٰ آیا ہے۔ چنانچہ عربی میں جب کہنا ہو کہ میں لاہور گیا تو ذھبت الی لاھور یا سافرت الی لاھور کہیں گے۔ اور الیٰ کا صلہ استعمال کرینگے یا کہنا ہو میں تیرے پاس آیا۔ تو جئت الیک کہیں گے۔ پس مجھے خیال آیا۔ کہ بظاہر

حیّ کے بعد الیٰ کا صلہ

استعمال ہونا چاہیئے۔ لیکن ہوتا علیٰ کا صلہ ہے۔ آخر عربوں نے یہ تغیر کیوں کیا اور آنے کے لئے جو اور الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر اذان میں یہ لفظ کیوں رکھا گیا۔ جس کا صلہ علیٰ استعمال ہوتا ہے۔ یہ سوال پیدا ہوتے ہی میرے دل میں اس کا یہ

جواب

آیا کہ علیٰ الیٰ سے زیادہ قرب پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ مضمون پیدا کرتا ہے۔ کہ گویا آنے والا اس چیز پر جا پڑا جس کے پاس وہ جانا چاہتا تھا۔ اور یہ حالت کہ انسان دوسری شے پر جا پڑے جلدی۔ شوق اور بے تابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پس نماز چونکہ ایسی اعلیٰ درجہ کی شے ہے کہ صرف آنے کی طالب نہیں۔ بلکہ یہ چاہتی ہے۔ کہ جس طرح کوئی عاشق محبوب کے لئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑتا ہے اسی طرح نماز کے لئے بے تاب ہو کر آؤ۔ اور دوڑتے ہوئے آؤ جیسے کبھی ماں دیر سے اپنے پیارے بچے کو ملتی ہے یا باپ تو وہ صرف ملتے ہی نہیں بلکہ دوڑ کر دوسرے کے سینے پر جا پڑتے ہیں۔ وہ صرف گلے ملنا نہیں ہوتا بلکہ چمٹ جانا ہوتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو

جذب کر لینے کی کوشش

ہوتی ہے۔ وہی کیفیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ نماز کے متعلق بندہ کے دل میں پیدا ہو۔ اور اس وجہ سے اذان میں اور الفاظ کی بجائے جو بلانے کے لئے آتے ہیں حیّ علیٰ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور یہ اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ انسان درمیانی روکوں کو نہ دیکھیں اور بے پروا ہو کر نماز کی طرف دوڑے چلے آئیں۔ یہ شوق ہے۔ جو اذان سکھاتی ہے۔ موذن

صرف نماز کے لئے نہیں بلاتا۔ بلکہ بے تابی اور درمیانی روکوں سے بے پروا ہو کر دوڑ پڑنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ وہ ولولہ ہے۔ جو اسلام مسلمانوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اذان میں جس جوش کا حکم دیا ہے اگر اس طرح نہ کیا جائے۔ تو وہ

حقیقی نماز

نہ ہوگی۔ چاہیئے کہ شوق سے (نہ کہ جسمانی طور پر دوڑ کر۔ جسمانی طور پر دوڑ کر نماز کے لئے آنا منع ہے۔ کیونکہ اس سے سانس پھول جاتا ہے۔ اور نماز کی طرف پوری توجہ نہیں کرسکتا۔ نیز جو دوڑ کر آتا ہے۔ پہلے گھر پر بیٹھا رہتا ہے۔ اور عین وقت پر نماز کے لئے چلتا ہے۔ اور یہ شوق کی زیادتی پر نہیں بلکہ شوق کی کمی پر دلالت کرتا ہے۔) گرتے پڑتے پہونچو۔ اور نماز کو لے لو۔ اس وقت سب کچھ بھول جاؤ اور دماغ میں اور چیزوں کی طرف سے تعطل پیدا ہو جائے۔ پس عربی کی یہ خصوصیت ہے کہ الفاظ چھوٹے ہوتے ہیں مگر مطالب وسیع ہوتے ہیں۔ اور یہی حال قرآن شریف کا ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے تو تمام اچھے الفاظ چن لئے ہیں۔ جس طرح تلوار شمشیر زن کے ہاتھ میں کام کرتی ہے۔ اسی طرح عربی میں سے بھی جو الفاظ خدا تعالیٰ نے چن لئے وہ نہایت وسیع مطالب کے حامل ہیں

ایک مثال

ہے۔ کہ ایک شمشیر زن نے ایک ہی وار میں گھوڑے کے چاروں پاؤں اڑا دیئے۔ اس ملک کے شہزادے نے جو دیکھا تو سپاہی سے تلوار مانگی کہ مجھے یہ دے دو۔ سپاہی نے نہ دی۔ شہزادے نے بادشاہ سے شکائت کی۔ بادشاہ غصے ہوا۔ اور سپاہی نے تلوار دے دی۔ لیکن جب شہزادے نے اس تلوار کو استعمال کیا۔ تو گھوڑے کے پاؤں پر اثر بھی نہ ہوا۔ یہی فرق

دوسرے لوگوں کی عربی اور قرآن کریم کی عربی

میں ہے۔ بے شک عربی زبان اپنی ذات میں اعلےٰ خصوصیات رکھتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں آکر وہ خصوصیات ایسی شاندار ہوگئی ہیں۔ کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس سے اتر کر ان الہامات کا درجہ ہے۔ جو قرآن کریم کے علاوہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں جیسے اذان ہے۔

حیّ علی الصلوٰۃ کے بعد اذان میں حیّ علی الفلاح آتا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔

کامیابی کی طرف جلدی آؤ

والہانہ آؤ۔ گرتے پڑتے آؤ۔ ان الفاظ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ کامیابی کس طرح حاصل کرسکتے ہیں۔ بعض لوگ کام کو کل پر ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ مخالف جلدی کرتا ہے۔ اور وہ اپنے کام کو کل پر نہیں ڈالتا۔ کیونکہ اسے ناکامی کا خوف ہوتا ہے وہ یقیناً اس کے رستے میں روکیں ڈالے گا۔ آجکل کس زور سے جنگ ہو رہی ہے۔ ہٹلر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارے بادشاہوں کی ناکامی کی ایک وجہ یہ تھی۔ کہ وہ دیر سے تیاریاں کرتے رہتے تھے۔ اور مخالف بھی ان تیاریوں کو دیکھ کر تیاری کرتا تھا۔ حالانکہ

تیاری فوری ہونی چاہیئے

اور حملہ اچانک ہو جائے۔ اسی خیال کے ماتحت اس نے اپنی قوم کو ترقی دی۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء سے لے کر پانچ سال کے عرصہ میں اس قدر جلدی ترقی دی۔ کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ اب وہ چاہے ناکام ہو جائے۔ لیکن اس کی تیاری ایسی ہے۔ اور حملہ ایسا اچانک ہے کہ آج الٰہی علم کے بغیر کوئی شخص یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ انگریز جیتیں گے۔ ایک معمولی انسان اٹھا اور کس طرح جلدی جلدی اس نے اپنی قوم کو تیاری کرا دی۔ حیّ علی الفلاح میں یہی بتایا گیا۔ کہ اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو جلدی کرو۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ بعض دفعہ شیطان وسوسہ ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے سے روک دیتا ہے۔ اور اس طرح انسان کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس

کامیابی کے حصول کا ایک گُر

یہ ہے۔ کہ فوری طور پر نیکی کرو۔

جب خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے لحاظ سے اس گُر پر عمل کرنا ضروری ہے تو بندوں کے ساتھ سلوک میں اس سے بھی زیادہ احتیاط سے اس گُر کے استعمال کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مسلمان چاہتے تھے۔ کہ مکہ پر فتح پائیں۔ اور کفار بھی مسلمانوں کو گرانا چاہتے تھے۔ اور وہ بھی تیاریاں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جدھر سے بھی تم نکلو۔ اپنی توجہ مکہ کی طرف رکھو یعنی اگر فتح پانا چاہتے ہو تو اپنے

مدینۃ المسیح

قادیان سر اخاء ۱۳۱۹ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مع اہل بیت و خدام آج پونے ۹ بجے صبح شملہ سے بذریعہ کار واپس تشریف لائے فالحمد للہ۔ قصبہ سے باہر بٹالہ سے آنے والی سڑک پر بہت سے اصحاب نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے سب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور پھر پیدل تشریف لائے۔ آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور نے آج صبح انتڑیوں میں خراش کی شکایت بیان فرمائی۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو کان میں درد کے علاوہ چکر آتے ہیں۔ حرم ثانی کی طبیعت بخار اور درد سر کی وجہ سے علیل ہے اور حرم ثالث کو بخار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج رمضان المبارک کا چاند ہوا اور قادیان کی مساجد میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت نے حسب ذیل انتظام کیا۔ (۱) مسجد مبارک بوقت سحری۔ حافظ کرم الٰہی صاحب (۲) مسجد اقصیٰ بعد نماز عشاء حافظ محمد رمضان صاحب (۳) مسجد فضل۔ حافظ بشیر احمد صاحب (۴) مسجد دار الفتوح۔ حافظ کرم الٰہی صاحب (۵) مسجد دار الانوار حافظ قدرت اللہ صاحب (۶) مسجد دار الرحمت حافظ صوفی غلام محمد صاحب (۷) مسجد دار الفضل حافظ مبارک احمد صاحب (۸) مسجد دار البرکات۔ حافظ شفیق احمد صاحب (۹) مسجد دار السعۃ۔ حافظ عنایت اللہ صاحب ٭ کل سے مسجد اقصیٰ میں ۲ بجے سے ۴½ بجے تک جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی روزانہ ایک پارہ قرآن کریم کا درس دینگے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۶

خیالات کا مرکز

فتح کا نکتہ بنالو۔ تب جو جوش تمہارے اس ارادہ میں پیدا ہوگا۔ تم کو فاتح بنادے گا۔ مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وُہ غالب آئے اپنی قربانیوں اور ایثار کی وجہ سے۔ انہیں مقصود کی محبت تھی۔ وُہ بے پرواہ ہو کر لڑے۔ بے تاب اور والہانہ جوش کے ساتھ لڑے اور غالب آئے۔

پس اسلام سکھاتا ہے۔ کہ وقت ضائع نہ کرو۔ اور جب کوشش کرو تو بے تابانہ کرو۔ والہانہ کرو۔ اور بے پرواہ ہو کر کرو۔ اور اس بات کو مت بھولو۔ کہ دُشمن بھی تیاری کر رہا ہے۔ یہ صرف سیاسی مسئلے نہیں۔ بلکہ مذہبی بھی ہیں

تبلیغ میں سُستی

ہونے سے بعض دفعہ نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ اور ایک شخص احمدیت کے قریب پہونچکر ذرا سی سستی سے دُور جا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ پہلے سے بھی زیادہ مخالف ہو جاتا ہے۔

نواب سیف اللہ خاں صاحب

جو ڈیرہ اسمٰعیل خان کے رئیس تھے اب فوت ہوگئے ہیں۔ ایک دفعہ جلسہ پر آئے۔ مجھ سے بھی ملاقات ہُوئی اور باتیں ہوتی رہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُن پر صداقت کھل گئی۔ ایک دن ان کے میزبان میرے پاس آئے اور پوچھا۔ کہ نواب صاحب نے بیعت کر لی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ نہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ وُہ تو مجھے کہکر آئے تھے۔ کہ میں بیعت کرنے جا رہا ہُوں چنانچہ انہوں نے جب ان سے پوچھا تو نواب صاحب نے کہا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا تسلیم کرتا ہُوں۔ اور ان کی ہر بات مانتا ہوں۔ اور بیعت کرنے کے لئے گیا تھا۔ لیکن فلاں شخص جو میرے ساتھ آیا ہے۔ اس نے یاد دلایا۔ کہ وہاں کے لوگوں نے چلتے ہُوئے کہا تھا۔ کہ قادیان میں جادو کیا جاتا ہے۔ اب اگر ہم نے بیعت کرلی۔ تو لوگ اس عقیدہ میں پکے ہو جائیں گے۔ اس وجہ سے میں نے بیعت ملتوی کر دی ہے۔ واقعہ یہ تھا۔ کہ نواب صاحب چونکہ سلسلہ کا لٹریچر پڑھ رہے تھے مخالفوں نے اس سے ڈر کر کہ کہیں بیعت نہ کرلیں۔ ساتھ ایک ٹھیکیدار کر دیا۔ جو ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے یہ بہانہ بنا کر ان کو بیعت سے روک دیا۔ چنانچہ وُہ قادیان سے بغیر بیعت کئے چلے گئے۔ اور آہستہ آہستہ ان کے دل پر زنگ لگ گیا۔ اور وُہ سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہونے کی نعمت سے محروم رہ گئے۔ اگر وُہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر عمل کرتے یا کوئی ان کا دوست انہیں اس پر عمل نہ کرنے کے خطرات سے آگاہ کر دیتا تو کبھی ایسا نہ ہوتا۔

عام تجربہ یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ جن علاقوں میں تبلیغ شروع کی جاتی ہے پہلے پہلے لوگ

جلدی جلدی احمدیت میں داخل

ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں مخالفین اپنی شرارتوں سے روکیں ڈال دیتے ہیں۔

پس حیّ علے الفلاح پر عمل کرتے ہُوئے چاہیئے۔ کہ جلدی کی جائے۔ اور دُشمن سے پہلے ہی سارا کام کر لیا جائے۔ اور وُہ علاقہ فتح کر لیا جائے۔

علاقہ ملکانہ میں

بھی ہماری کامیابی اسی میں تھی۔ اگر اس وقت میں تین چار مولویوں کو بھیج دیتا۔ تو کچھ کام نہ ہو سکتا۔

میں نے جماعت سے واقفین کا مطالبہ کیا۔ اور سینکڑوں نے وقف کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پانچ چھ ماہ میں آریہ ناکام ہو گئے۔ اور صلح کی تجویزیں کرنے لگے۔ گاندھی جی نے برت رکھ لیا۔ اُن کی زندگی کو بچانے کے لئے دہلی میں ایک کانفرنس بلائی گئی۔ کہ آپس میں صلح ہو جانی چاہیئے۔ ہمارے کسی آدمی کو نہ بُلایا گیا تھا۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری جو اب سخت مخالف ہیں۔ میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ یہ جماعت کی سخت ہتک ہے ہمارا کوئی آدمی انہوں نے نہیں بلایا۔ ان کو توجّہ دلانی چاہیئے۔ میں نے کہا۔ کہ کبھی خود بھی عزت کروایا کرتے ہیں۔ وُہ ہمارے بغیر صلح نہیں کر سکتے وُہ آپ کو بھی بلائیں گے۔ چنانچہ اسی دن یا دوسرے دن مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ حکیم اجمل خان صاحب اور ڈاکٹر انصاری صاحب کی تار آئی۔ کہ اپنا نمائندہ بھجوائیں۔

مغربی لوگوں نے ایک

طریق اصلاح

ایجاد کیا ہے۔ جسے Status Co کہتے ہیں۔ یعنے آئندہ لڑائی بند کر دی جائے۔ اور جو کچھ ہوگیا ہے بس اس کو بڑھایا نہ جائے۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ یہ اسی قسم کی صلح کی درخواست پیش کریں گے۔ کہ آئندہ کے لئے دونوں اقوام تبلیغ بند کر دیں۔ حالانکہ اس عرصہ میں آریوں نے بیس ہزار مسلمانوں کو ہندو بنالیا تھا میں نے اپنے نمائندوں کو بتایا۔ کہ وُہ یہ تجویز پیش کریں گے۔ لیکن تم یہ کہنا۔ کہ اس وقت تک ہندو بیس ہزار مسلمانوں کو ہندو بنا چکے ہیں۔ پس سٹیٹس کو یہ نہیں۔ کہ آج صلح کی جائے۔ سٹیٹس کو یہ ہے۔ کہ جو ہندو ہو چکے ہیں۔ ان کو دوبارہ مسلمان کر دیا جائے۔ پھر بے شک صلح کرلیں۔ لیکن جب تک وُہ آریہ ہیں۔ ہم وہاں رہیں گے۔

چنانچہ اس کانفرنس میں شردھانند جی نے یہی تجویز پیش کی۔ جمعیۃ العلماء کے ممبروں نے کہا۔ کہ واہ وا بالکل درست تجویز ہے۔ مگر ہمارے آدمیوں نے وُہی کہا۔ جو میں نے سمجھایا تھا۔ اور کہا۔ کہ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ جو چھاپہ مارے۔ وُہ فائدے میں رہے۔ اور جو شرافت سے سلوک کرے۔ وُہ نقصان اٹھائے۔ اس وقت شردھانند جی نے ایک فقرہ کہا۔ جو ہماری جماعت کے لحاظ سے

ایک تاریخی فقرہ

ہے۔ جب مفتی کفایت اللہ صاحب نے کہا۔ کہ احمدیوں کو جانے دو۔ ان کی پرواہ نہ کرو۔ ہمارے ساتھ صلح کرلو۔ تو شردھانند جی نے جواب میں کہا۔ کہ مجھے آپ کے ہزار مبلغ کا ڈر نہیں۔ لیکن جب تک احمدیوں کا ایک بھی مبلغ وہاں ہے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ہماری ملکانے میں کوشش کے نتیجہ میں چار پانچ ہزار واپس آگئے۔ یہ ہمارے

فوری حملے کا نتیجہ

تھا۔ چنانچہ اُن کا پروگرام تھا۔ کہ ملکانے سے پھر وُہ پنجاب میں بھی آتے۔ کیونکہ گوڑگانواں وغیرہ میں بھی اس قسم کے لوگ آباد ہیں لیکن آئندہ ملکانے کی تحریک بھی بند ہو گئی۔ اور ادھر کا رُخ بھی وُہ نہ کر سکے۔

پس حیّ علے الفلاح میں بتایا گیا ہے۔ کہ صرف تدابیر کافی نہیں۔ بلکہ جلدی سے جلدی کام شروع کرنا چاہیئے اور زور کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ یہ دو گُر ہیں۔ جن پر اگر مسلمان قائم ہو جائیں۔ تو کامیاب ہو جائیں۔

الغرض خدا تعالٰے نے بتایا۔ کہ

عبادت رغبت سے کرو

سُستی سے نہ کرو۔ اور جب دینی ترقیات کے لئے کوشش کرو۔ تو بے تابی سے جلدی سے۔ اور والہانہ طور پر کرو۔ اس کو ایک لمبے عرصے پر نہ پھیلاؤ۔ ہو سکتا ہے۔ کہ شیطان تمہیں قابو کرے۔ اور تم نیکیوں سے محروم ہو جاؤ۔ یہ کامیابی کے دو عظیم الشان گُر ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہارِ شکریہ

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ (الحدیث)

جس کی آنکھوں میں اتنا لحاظ نہیں۔ کہ اپنے ہم جنسوں کا ان کو دیکھتے بھالتے شکریہ ادا کرے وہ غافل اس وراء الوراء ہستی کا خاک شکریہ ادا کریگا۔

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے بندہ زادی سیدہ بیگم سلمہا اللہ کے عقد کا عزیزم ملک عمر علی صاحب بی۔ اے سکنہ ضلع ملتان سے ۱۸ ستمبر ۱۹۳۷ء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا تھا۔ اس تقریب پر بہت سے اعزہ اور احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ خاکسار اور میری بیوی ام داؤد کو مبارکباد کے پیغامات سے مشرف فرمایا ہے۔ جن کا جواب فرداً فرداً دینا ہماری استطاعت سے باہر ہے۔ اس لئے ہم اخبار "الفضل" کے ذریعہ تمام ایسے مہربانوں کا جنہوں نے ہدیہ تبریک پیش کرکے ہمیں خوش وقت فرمایا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے ایسے تمام مہربانوں کو ہر قسم کی دینی اور دنیوی جسمانی اور روحانی خوشیاں دکھائے۔ اور اس پُرفتن دُنیا کے ہم و غم اور مصائب سے انہیں محفوظ و مصئون فرمائے آمین یارب العالمین

پھر وہ دوست جو اس تقریب میں اپنی محبت کا ہم پر اظہار نہیں کر سکے۔ مگر وہ ہماری اس خوشی میں شریک ہوئے۔ ہمارے لئے دعائیں کیں۔ وہ بھی اے ہمارے خدا اسی طرح ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور انکے حق میں بھی اے ہمارے آقا تیری درگاہ میں ہماری یہ عاجزانہ التماس ہے۔ کہ ان کے گھروں کو بھی خوشیوں سے بھر دے۔ اور اس چند روزہ دنیا میں ان کو اپنی رضامندی اور خوشنودی کے عطر سے معطر فرما۔ کہ انسان کے لئے سب سے بڑی بلکہ حقیقی نعمت یہی ہے کہ تو اس سے خوش ہو جائے۔ کیونکہ واسطہ تجھی سے پڑنے والا ہے۔ والدین اور رشتہ دار دوست اور احباب حاکم اور محکوم افسر اور ماتحت رعایا اور بادشاہ سب آنکھ بند ہوتے ہی ہم سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اور تیرے پیارے اور خوبصورت مونہہ کی قسم وہ جو ہمارے کپڑوں پر ایک تنکا یا مٹی کا ایک ذرہ برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ خود اپنے ہاتھ سے منوں مٹی کے تلے جنگل میں ہمیں دبا کر چلے آتے ہیں۔ اور پھر نہ وہ ہمارے واقف نہ ہم ان کے واقف اس لئے انکی خوشی عارضی ان کی خوشنودی وقتی ان کی رضامندی فانی اور چند روزہ ہے لیکن اے ہماری جان سے پیارے خدا تو ایک ایسی ہستی ہے۔ کہ ہم مر کر خاک ہو جائینگے۔ ہماری ہڈیاں سڑ گل جائیں گی۔ اس وقت تو ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا ایک زمانہ آنے والا ہے اور یقیناً آنے والا ہے۔ اور اگر ایک منٹ کے لئے بھی ہم اس وقت کا انکار کریں۔ تو ہم کافر ہو جائیں۔ اور ہماری عاقبت تباہ ہو جائے۔ کیونکہ یہی عقیدہ اسلام کا ستون اور ہر سچے مذہب کی جان ہے۔ ہم سب مرنے کے بعد تیرے حضور پیش ہونے والے ہیں۔ تیری پاک ذات کی قسم ہاں تیرے وجود باجود کی قسم اس دن ہمارے باپ یا ہماری مائیں دُور سے بھی ہمیں دکھائی نہ دینگی۔ نہ ہمارے بھائی نہ ہماری بہنیں نہ ہمارے خاوند نہ ہماری بیویاں نہ ہمارے جان سے پیارے بچے۔ نہ جان قربان کرنے والے دوست نہ غمگسار سہیلیاں اور قریب کیا آنا یہ سب ہم سے دُور دُور بھاگیں گے۔ کہ کہیں یہ ہمیں مدد کے لئے نہ پکار بیٹھیں۔ جیسا کہ اے ہمارے سچے اور عالم الغیب خدا تو خود فرماتا ہے۔

یوم یفرّ المرء من اخیہ ۝
اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے

وامّہ وابیہ ۝
اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے

وصاحبتہ وبنیہ ۝
اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے

لکلّ امرئ منھم
کیونکہ ہر شخص کو اس دن

یومئذٍ شانٌ یغنیہ ۝
اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

پس یہ سب تعلقات یہ سب دوستیاں یہ سب اظہار محبت یہ عشق اور معشوقیاں چند روزہ اور چار دن کی زندگی کے کھیل ہیں۔ لیکن مرنے کے بعد کی زندگی ہاں وہ نہ ختم ہونے والی زندگی اور ہمارا دائمی گھر ہاں ہمارا نہ بوسیدہ ہونے والا گھر وہاں کوئی واقف نہ ہوگا۔ اس وقت بس ایک صاحب سلامت کام آئے گی اور وہ تیری صاحب سلامت ہے ہاں صرف تیری صاحب سلامت ہے۔ اور کسی کی نہیں پس جس شخص نے اس دنیا میں تجھ سے واقفیت پیدا کر لی۔ تیری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تجھ سے راہ و رسم پیدا کی۔ تیری مجلسوں میں آنے جانے لگا۔ تیرے دربار کا سلامی ہوا تجھ سے تعلقات قائم کئے۔ تجھے خوش رکھنے کی کوشش کی۔ تیری پکڑ سے ڈرا وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ کیونکہ تو خود فرماتا ہے

ولمن خاف مقام ربہ جنتان

یاد رکھو جو شخص مرنے کے بعد اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے اس دنیا میں ڈرتا رہا اس کو دوہری دوہری جنتیں ملیں گی۔

پس اصلی نعمت اور حقیقی انعام اے ہمارے خدا تیری رضا اور تیری خوشنودی ہے۔ اس لئے ہم بڑے ادب سے تجھ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ تو ہم سب احمدیوں سے خوش ہو جا۔ اور ایسا خوش ہو کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔ کیونکہ سب کچھ جاتا رہے۔ مگر تو خوش ہو جائے۔ یہ کروڑ درجہ بہتر ہے۔ اس سے کہ سب کچھ مل جائے۔ مگر تو ناراض ہو۔ کیونکہ اس عالم میں اصل تو ہے باقی سب نقل ہیں واجب الوجود تو ہے باقی سب ممکن الوجود ہیں کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ کامل و اکمل صرف تو ہے۔ باقی سب ناقص بلکہ انقص ہیں جامع صفات حسنہ صرف تیری ذات ہے۔ باقی سب مستجمع صفات رذیلہ ہیں تو ہی اول تو ہی آخر تو ہی ظاہر تو ہی باطن ہے۔ پس تیری خوشنودی ہی اصل نعمت بلکہ ساری نعمتوں کی سردار ہے۔ جیسا کہ تو فرماتا ہے۔ **و رضوان اللّٰہ اکبر** یعنی بہشت میں ہزاروں نعمتیں ہوں گی۔ مگر خالق کا اپنے بندوں سے راضی ہو جانا یہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ پس جس طرح ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ **اللّٰہ اکبر** یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اسی طرح ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ **و رضوان اللّٰہ اکبر**۔ یعنی اللہ کی رضامندی سب رضامندیوں سے بڑی ہے؛

حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ جب سب بہشتی بہشت میں آرام سے جمع ہو جائیں گے اور دن رات نعمتوں اور آسائشوں میں مشغول ہو جائیں گے۔ تو چند روز کے بعد خدا تعالے اپنے بندوں پر جلوہ فرمائے گا۔ اور ان سے کہے گا۔ کہ اے میرے بندو کیا میں تم پر انعام نہ کروں؟ بندے حیران ہو کر عرض کریں گے۔ کہ اے ہمارے خدا اب اور کونسا انعام تو ہم پر کرنے والا ہے۔ سب انعام تو تو ہم پر کر چکا۔ یہ بہشت اور اس کا دوام یہ نعمتیں اور یہ آسائشیں انعام نہیں تو اور کیا ہیں؟ پس اے ہمارے خدا تو اور کیا انعام ہم پر کرے گا؟ اس پر خدا تعالے فرمائے گا۔ کہ بے شک جنت میرا انعام ہے مگر سنو میں تم پر سب سے بڑا انعام یہ کرتا ہوں۔ کہ تم کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں تم سے راضی ہوں اور ہمیشہ راضی رہوں گا۔ اور میں تم سے ناراض نہیں۔ اور اب کبھی تم پر ناراض نہ ہوں گا۔ اور یہ ہے میرا وہ انعام جو سب سے بڑا انعام ہے۔ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ یہ سنکر بہشتیوں کے چہرے چمک اٹھیں گے۔ اور وہ خدا کی حمد کے نعرے لگائیں گے۔ پس اے ہمارے خدا ہم تیرے حضور ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں۔ کہ تو ہم سب احمدیوں سے خوش ہو جا۔ اے ہمارے خدا ساری دنیا ہم سے ناراض ہے۔ سب ہم کو بُرا کہتے ہیں۔ سب کی نظروں میں ہم ذلیل ہیں۔ لیکن اگر تو خوش ہو جائے۔ اور ہم سے راضی ہو جائے۔ تو تیری ہی خوشنودی کی قسم کہ ہم کو دنیا کی ایک مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی پروا نہیں۔ پس تو ہم سے خوش ہو جا۔ ہم سے راضی ہو جا۔ اور پھر کبھی ناراض نہ ہو۔ نہ دنیا میں نہ آخرت میں اور ہمیں موقعہ دے کہ ایک طرف ساری دنیا کی ناراضی اور دوسری طرف تجھ اکیلے واحد خدا کی رضامندی کو دیکھ دیکھ کر سچے دل اور سچی زبان سے کہہ سکیں کہ

شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل
کیا ہوا گر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گائے کی حفاظت کا صحیح طریق اور ہندوؤں کا فرض

۲ ستمبر ۱۹۴۰ء کو بارہ مولا میں آل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے صدر جناب بدھ سنگھ صاحب ایک مرنجاں مرنج سکھ لیڈر تھے۔ آپ نے جو خطبۂ صدارت پڑھا۔ وہ بڑے سائز کے ۲۴ صفحات پر طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ اس میں محترم سردار نے کشمیری مزدور کی داستان مصیبت پر اثر انداز میں قلم بند فرمایا ہے۔ ایک اہم مسئلہ جس پر سردار صاحب نے اظہار خیال کیا۔ انسداد گاؤکشی ہے۔ یاد رہے کہ کشمیر میں گائے ذبح کرنے پر دس سال کی سنگین سزا مقرر ہے۔ مسلم اکثریت اس قانون میں تبدیلی کی خواہاں ہے۔ اور ہندو بھائی اسے اور بھی سنگین بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ نیشنل کانفرنس کے سامنے یہ سوال ہے۔ اور اس سلسلہ میں سردار بدھ سنگھ جی نے حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ ہمارے ہندوستان کا مشترکہ مسئلہ ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جناب صدر نیشنل کانفرنس کے یہ خیالات ہر جگہ غور سے مطالعہ کئے جائیں گے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"جہاں میں اس اہم معاملے کے متعلق آپ کے سامنے اور ملک کے سامنے اپنا نظریہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں یہ بھی تبادلۂ خیال ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ کئی غیر مسلم دوست بھی میرے ساتھ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ مسلمانوں کی شکایات وزن دار ہیں۔ لیکن ساتھ ہی میں مسلمان بھائیوں سے یہ عرض کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندو بھائیوں میں گائے کا احترام چند سالوں سے پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ محض سیاسی ہتھیار کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہزاروں سالوں سے گائے ہندوؤں کے لئے پوجنے کے قابل سمجھی جاتی ہے۔ اور گائے کی بےقدری یا گاؤکشی دیکھنا وہ گوارا نہیں کر سکتے

اس لئے لاکھوں کسانوں کی اقتصادی مشکلات اور ان پر جو سختی بے انصافی اس بارہ میں ہو رہی ہے۔ جہاں ان کے ساتھ ہم انصاف چاہتے ہیں۔ وہاں ہندوؤں کے بے پناہ جذبہ کو جو گائے کے متعلق وہ رکھتے ہیں۔ اور جو بہت پرانا ہے۔ کو نظر انداز کرنا حقیقت سے منہ موڑنا ہے۔ اور در اصل کوئی نہیں چاہتا۔ کہ ہندوؤں کی خواہ مخواہ دل آزاری ہو۔ جب یہ مسلمہ ہے کہ گائے بیل کے مارے جانے سے ہندو بھائیوں کو بڑا دکھ اور رنج ہوتا ہے۔ وہ گئو رکھشا دھرم سمجھتے ہیں۔ تو اب دیکھنا یہ ہے کہ عملی طور پر گئو رکھشا کا فرض دھرم کیونکر پورا ہو سکتا ہے۔ آیا دس سال کی سنگین سزا پر زور دینے سے۔ یا گئوشالائیں کھولنے اور مسلم برادران کے ساتھ محبت و پیار پیدا کرنے برادرانہ تعلقات کو مضبوط کرنے۔ اور ان میں اپنے ہندو بھائیوں کے جذبات کا احترام کرنے کا پہلے سے بھی زیادہ مادہ پیدا کرنے سے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے۔ شاذ ہی کسی مسلمان نے ہندو بھائیوں کو دانستہ رنج پہنچانے یا ان کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی نیت سے گائے بیل ذبح کیا ہو۔ بلکہ ایسے کارآمد جانوروں کی خدمت وہ اپنی جان سے بڑھ کر کرتے ہیں۔ اس کا اگر ثبوت حاصل کرنا ہو۔ تو ہندو و مسلمان کسانوں کے گائے بیلوں کی حالت قدر و قیمت کا اندازہ لگائیں۔ بلاشبہ آپ مسلمانوں کو ان جانوروں کی بہترین خدمت و پرورش کرنے والا پائیں گے۔ اب سوال غور طلب یہ ہے کہ جب گائے بیل بوڑھے ہو جاتے ہیں اور قابل کار نہیں رہتے۔ تو انہیں گھر میں رکھ کر کتنے ہندو ہیں جو گھاس چارہ دیتے ہیں۔ اور انہیں متبرک سمجھ کر پوجتے ہیں۔ اس حقیقت سے قطعاً

انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اکثر ہندو یا تو ایسے جانوروں کو معمولی قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں۔ یا گھر سے باہر نکال دیتے ہیں۔ جس کا صریح نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یا تو وہ ہلاک کئے جاتے ہیں۔ یا بھوکے رہ کر تڑپ تڑپ کر جان دیتے ہیں۔ غریب ہندو کسانوں کے لئے بمقابلہ مذہبی جذبہ کے اقتصادی سوال زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ ان کے لئے ایسے جانوروں کو گھاس دانہ دینا نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اکثر خود غریب ہیں۔ اور خشک سالی کے دنوں میں انہیں اناج کے بجائے چارہ خریدنا پڑتا ہے۔ جب یہ ہندوؤں کی حالت ہے تو مسلمانوں سے یہ امید رکھنا۔ کہ وہ ان جانوروں کو گھاس کھلائیں گے کہاں تک درست ہے۔ اور جب بوجہ غربت اور اقتصادی نقطۂ خیال سے بھی ان جانوروں کو باندھ کر گھاس دانہ نہیں دے سکتے۔ تو آخر وہ انہیں کیا کریں گے۔ کس کے پاس بیچیں؟ کون لے گا؟ اور جب گائے بیل کے ساتھ مذہبی تقدیس ان کی وابستہ نہیں ہے۔ تو پھر باوجود سخت سنگین سزا کے بھی کوئی مسلمان اپنے ایسے جانور کو مار ڈالتا ہے۔ اور پھر ڈر چھپ کر نہ کہ دانستہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے۔ تو یہ بہت ہی غور طلب معاملہ بن جاتا ہے یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مسلم برادران کو ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا بڑا احترام ہے۔ اور وہ ہرگز ہرگز خواہ مخواہ ان کو رنج پہنچانا نہیں چاہتے۔ ان حالات کی موجودگی میں گئو رکھشا کا مدعا کیونکر پورا ہو سکتا ہے۔ یہ سوال ہے۔ جو حل کرنا ہے۔ میری رائے میں اول تو تمام علاقہ جات کے مراکز میں گئوشالائیں کھولی جائیں۔ اور ان میں

تمام ایسے بوڑھے گائے بیل جو کام نہیں دے سکتے واجبی قیمت پر خرید کر گئوشالاؤں میں رکھے جائیں ان کو چارہ دیا جائے۔ دوسرے مسلم برادران کی شکایات پر صدق دلی سے غور کیا جا کر انصاف کرنے اور ان میں مکمل اعتماد۔ رواداری۔ اتحاد۔ ہم وطنی۔ بھائیوں کا رشتہ مضبوط کرنے سے باہمی مذہبی جذبات کا احترام بدرجۂ کمال قائم رہ سکتا ہے یہی وہ طریق اتفاق و امن گئو رکھشا کے ضامن ہو سکتے ہیں۔"

(خطبۂ صدارت صلہ تا ۴۳)

میرے نزدیک اس بارے میں یہ ایک بہترین اور معقول تجویز ہے۔ افسوس ہے کہ سالہا سال سے برادران وطن کسی معقول حل کو پیش کرنے کی بجائے بلاوجہ مسلمانوں سے ناراض ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ اسی سلسلہ میں بیسیوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں۔ حالانکہ گائے کی حفاظت کا وہ طریق نہ تھا اس کی صورت صرف باہمی رواداری اور غریب مسلمانوں کے لئے معقول انتظام کرنے میں مضمر ہے گائے کا مسئلہ ہندوستان کے امن کے خرمن میں ہمیشہ چنگاری ثابت ہوا ہے اب بھی اگر دونوں قومیں رواداری کے مسلک کو اختیار کریں۔ تو باہمی سمجھوتہ سے یہ بات طے ہو سکتی ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے تیس برس پیشتر تحریر فرمایا ہے:۔

"اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور ان پر ایمان لائیں۔ تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اس کو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں۔" (رسالہ پیغام صلح ص۱۵)

پس گائے کی حفاظت کا صحیح طریق یہی ہے کہ ہمارے ہندو بھائی رواداری سے کام لیں۔ جس طرح مسلمان رشیوں کو مطابق تعلیم اسلام سچا جانتے ہیں۔ وہ بانی اسلام کو سچا جانیں اور مسلمانوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری از سرینگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے طول و عرض میں سیرۃ النبی صلعم کے شاندار جلسے

کیرنگ

زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ سیرۃ النبی کا شاندار جلسہ ہوا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کے واسطے کیرنگ سے ۲۵ ممبران سولہ میل کی مسافت طے کر کے گئے۔ رئیس اعظم ریاست سری جگت بابو سچیدانند ساہو نے صدارت کی۔ سامعین کی تعداد ۵۰۰ تھی۔ جس میں آفتاب الدین خان صاحب منشی مکرم علی صاحب۔ جناب مولوی سید صمصام علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ اور راقم نے اڑیہ زبان میں تقریریں کیں۔ خاکسار۔ فیاض الدین خان سکرٹری تبلیغ

ڈیرہ دون

جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب چنڈی پرشاد سنگھ صاحب ایڈووکیٹ شروع ہوا۔ جس میں خواجہ غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ڈیرہ دون نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور ساتھ ہی ملک کے غیر مسلم معزز حضرات کی آراء جو انہوں نے اس مبارک تحریک کے اجراء کے فوائد میں ظاہر کی ہیں پڑھ کر سنائیں۔ جناب ڈاکٹر بانکے لال صاحب نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، آپ کے اخلاق، آپ کی پاکیزہ زندگی کے بارے میں نہایت عمدہ الفاظ میں تقریر فرمائی اور اعتراف کیا کہ اسلام کی تعلیم ایسی پاک ہے کہ کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جناب پنڈت ہرنرائن صاحب مسرا پروفیسر ڈی اے وی کالج نے تقریر میں فرمایا کہ محمد صاحب نہایت پاک انسان تھے۔ آپ شروع زندگی ہی سے خدا تعالے کی عبادت پہاڑوں اور غاروں میں تنہائی میں جا کر کیا کرتے تھے۔ آپ اس قدر انصاف پسند تھے کہ آپ کی قوم آپ کو امین کہتی تھی جنگوں میں آپ کا سلوک دشمنوں سے نہایت عمدہ تھا۔ آپ کا حکم تھا کہ مسلمان انصاف پسند رہیں عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو قتل نہ کریں۔ کھیتوں اور پھلدار درختوں کو ویران نہ کریں۔ عبادت گاہوں اور مذہبی پیشواؤں کی حفاظت کریں۔ حضرت محمد صاحب کو خود حفاظتی کے لئے لڑائیاں کرنا پڑیں۔ آپ نے اپنے پیروؤں کو مساوات کی تعلیم دی۔ اور اس پر عمل بھی کیا چنانچہ حضرت بلال ایک حبشی غلام تھے لیکن جب ایک مجلس میں انہوں نے اپنی شادی کی ضرورت کا اظہار کیا تو بڑے بڑے گھرانوں کے لوگ ان کو رشتہ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

جناب پنڈت دھرم دیو صاحب شاستری نے فرمایا کہ حضرت محمد صاحب کی تعلیم اس قدر عام فہم ہے کہ ہر شخص اس پر عمل کر سکتا ہے۔ آپ نے دشمنوں کے ساتھ جو لڑائیاں کیں ان میں پہل نہیں کی۔ بلکہ مجبوری کی حالت میں خود حفاظتی کے لئے کیں اور پھر جنگ جاری ہو جانے کے بعد بھاگنا نہیں سکھایا بلکہ مرنا یا مارنا بتلایا۔

اس کے بعد جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر گجرات نے قریباً پون گھنٹہ نہایت دلکش پیرائے میں عالمانہ تقریر فرمائی۔

جناب مولوی اکبر مہدی صاحب سلیم نے جو ایک شیعہ عالم ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

جناب پادری جلال الدین صاحب نے فرمایا کہ محمد صاحب کی پاک زندگی کے حالات میں تمام عمر بھی بیان نہ کر سکوں اس وقت آپ کی زندگی کی تین صفات کے بارے میں کچھ بیان کروں گا۔ اول آپ کا استقلال اور اولوالعزمی۔ دوسرا آپ کی سادہ زندگی اور تیسرا آپ کی اخوت اور حسن سلوک پادری صاحب موصوف نے ان کی تینوں صفات کو آپ کی زندگی کے بعض واقعات کی روشنی میں عمدگی سے بیان فرمایا۔

آخر میں صاحب صدر جناب چنڈی پرشاد سنگھ صاحب ایڈووکیٹ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت کی طرف سے انہیں ایسی مبارک تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ خادم صاحب کی تقریر پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اگر اس قسم کی تقریریں ہمیشہ ہوا کریں تو وہ غلط فہمیاں جو اکثر غیر مسلموں میں پھیلی ہوئی ہیں دور ہو سکتی ہیں اور جو جذبات منافرت ایک دوسرے کے دلوں میں پیدا ہیں مٹ سکتے ہیں۔

اب میں ان غیر مسلموں کو جن کو کسی وجہ سے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کرنے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مسلمانوں کو ان کے خلاف اکساتا ہے۔ قرآن شریف کی بعض آیات سے بتلاتا ہوں کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ مسلمان غیر مسلموں سے برادرانہ برتاؤ روا رکھیں اور ان کے ساتھ عدل کریں اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے پھر خوشی کا اظہار کیا۔ اور تمام حاضرین کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور جلسہ نہایت عمدگی کے ساتھ ختم ہوا۔

خاکسار۔ خواجہ عبد الحمید ضیاء

جبل پور (سی پی)

جبل پور میں آل ریلیجنز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام سیرۃ نبوی کا اجلاس ہتکارنی لاء کالج میں زیر صدارت پروفیسر ٹیکہ بہادر سری واستوا صاحب ایم۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں مفصلہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ کہ اسلام رواداری کی تعلیم دیتا اور پیشوایان مذاہب کا ادب و احترام سکھاتا ہے۔

ریورنڈ سی ایس تھامسن صاحب پروفیسر نے عیسائی نقطہ نگاہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم میں سے بعض خوبیاں جن کے اصول سے ان کو اتفاق تھا بیان فرمائیں۔

ڈاکٹر وی آر سین صاحب نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی کی تعمیل میں اپنے قول و فعل سے ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا جو قابل تقلید ہے۔

مسٹر بشیر احمد صاحب B. C. E. (Hons.) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاکیزہ لائف کے حالات سناتے ہوئے مکمل قوم ھاد کی تشریح فرمائی۔

خاکسار نے بتایا کہ اسلام ہی محبت و پیار کا علمبردار ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمیں محض امن کی تھیں۔ پنڈت کنج لال دوبے صاحب ایڈووکیٹ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جیون۔ ان کی آتما۔ اور تمام سے ملنے کی تڑپ اور لوگوں کو ایسے ملانے کے قربانیوں کا ذکر کیا۔ صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں فرمایا کہ یہ تقاریر رواداری کے جذبہ کو پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اسلام تو محبت سے پھیلا ہے۔ آنحضرت صلعم نے نہایت سادہ زندگی بسر فرمائی جو ہمارے لئے کئی سبق رکھتی ہے۔ پہلی تین تقاریر انگریزی میں چوتھی اور پانچویں ہندی میں ہوئی۔

خاکسار۔ احمد جان

لجنہ اماء اللہ گجرات

جلسہ سیرت النبی بر مکان استانی برکت بی بی صاحبہ زیر صدارت بیگم صاحبہ خان صاحب عبد العزیز صاحب ایس۔ اے سی منعقد ہوا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نذیرہ بیگم صاحبہ صادقہ بیگم صاحبہ استانی برکت بی بی صاحبہ رشیدہ بیگم صاحبہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور خاکسارہ نے تقریریں کیں۔

خاکسارہ۔ سردار بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات

شاہ مسکین

انجمن شاہ مسکین کے ماتحت بارہ دیہات ہیں۔ جن میں باری باری سیرت النبی کے جلسے ہر سال کئے جاتے ہیں اس دفعہ موضع سلیم پور پکا میں جلسہ سیرۃ النبی بصدارت میر برکت علی شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں [illegible]

تحریک جدید سال ششم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنے والوں کیلئے ایک زرین موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
"اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں"۔

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے ننانوے فی صدی ایسے احباب ہیں۔ جو تحریک جدید کا وعدہ کرتے ہی یہ چاہتے ہیں کہ ان کا وعدہ فوراً پورا ہو جائے اور جب ایسے احباب کو حضور کا یہ ارشاد پونچتا ہے۔ کہ وعدے جلد ادا کئے جائیں۔ تو وہ بے تاب ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی جدوجہد کرتے ہیں کہ وعدہ پورا کر لیں۔ مگر باوجود جدوجہد کے عملاً وعدہ پورا نہیں کر سکے ایسے ہی احباب کے لئے حضور کا مندرجہ بالا ارشاد ہے۔ پس اگر آپ باوجود اس کے کسی معذوری سے ادا نہیں کر سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور آپ اب بھی صف اول میں آجائینگے اگر اب اکتوبر میں ادا کر دیں۔

دفتر تحریک جدید کی طرف سے ہر ایک وعدہ کرنے والے تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد من انصاری الی اللہ پونچایا جا رہا ہے۔ ملازم۔ تاجر پیشہ۔ مزدوری کرنے والے اور حرفت و صنعت کرنے والے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ اس کا وعدہ ۳۱۔ اکتوبر ۴۰ء تک پورا ہو جائے۔ جیسا کہ حضور نے چاہا ہے کہ احباب اکتوبر میں ادا کریں دفتر تحریک جدید کی طرف سے یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ جو احباب یکم نومبر ۴۰ء تک اپنا وعدہ سو فیصدی مرکز میں ادا کر دیں گے۔ ان کی فہرست ۲۹ رمضان المبارک کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شائع کرے گا۔ پس جو بھی اپنے وعدہ کو ادا نہیں کر سکا وہ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیے۔ اور ۳۱۔ اکتوبر تک اپنا چندہ سو فیصدی مرکز میں داخل کر دے۔

خاکسار۔ فنانشل سکرٹری
تحریک جدید

صرف ڈیڑھ آنہ

کے ٹکٹ بھیجکر یکصد طبی مجربات جس میں طبی یونانی۔ ہومیوپیتھی۔ ایلوپیتھی نسخہ جات مندرج ہیں نور فارمیسی امرتسر سے جلد طلب کریں

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس ریاست مالیر کوٹلہ کا

ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیلے مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن تک کرا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے "فیسرین کریم" نے یہ اثر دکھایا کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔ "فیسرین کریم" بلاشبہ کیلوں چھائیوں بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے۔ قادیان میں سیالکوٹ ہاؤس سے خریدیں۔ وی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا انگریزی لیکچر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا لکچر انگریزی Why I blieve in Islam آپ کے فوٹو کے ساتھ دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ جو کہ تبلیغ کے لئے نہایت موثر اور بلیغ چیز ہے فی نسخہ ۲/ روپئے سیکنڑہ احباب کثرت سے منگوا کر تقسیم کریں۔ مہتمم نشر و اشاعت قادیان (پنجاب)

منافع پر روپیہ لگانے کا محفوظ طریق

صدر انجمن احمدیہ کو ان دنوں بعض اہم ضروریات کے پیش نظر جائداد کی کفالت پر روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس غرض کے لئے روپیہ لگانا چاہتے ہوں وہ اطلاع دیں یہ روپیہ انشاء اللہ تعالےٰ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ ہر ایک ہزار روپیہ کے عوض ایسی جائداد رہن کی جائے گی۔ جس کا ماہوار کرایہ کم از کم مبلغ پانچ روپے ہوگا۔ اور صیغہ ہذا خود بھی ایسی جائداد کرایہ پر لے کر کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اصل زر رہن بھی مقرر کردہ وقت سے پہلے اطلاع دینے پر واپس کیا جاسکیگا الغرض روپیہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور ایک خاصی رقم کرایہ بھی ملتی رہے گی بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یہ طریق مفید بھی ہے۔ اور محفوظ بھی اور موجب ثواب بھی۔ پس جو دوست اس کام پر روپیہ لگا کر فائدہ اور ثواب دونو چیزیں حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ جلد مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

کشمیر کا ارزاں مال

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ لوئیاں و پٹو ملیدہ خودرنگ دنیا بھر میں شہرت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما کر ملاحظہ فرمائیں۔

لوئی خودرنگ دوبری درجہ اول طول ۱۰ گز عرض ۲ گز ۱۲ گرہ عہ لوئی خودرنگ دوبری درجہ دوم ۱۰ گز ۲ گز ۱۲ گرہ للعہ لوئی سفید درجہ اول دوبری ۱۰ گز ۲ گز ۱۲ گرہ ہے تاعہ لوئی خود رنگ ایک بری سرخ کناری والی ۱۰ گز ½ گز ۱ گرہ عہ یا سبز کناری والی

پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ اول طول ۱۰ گز عرض ۹ گرہ عہ پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ دوم ۱۰ گز ۹ گرہ عہ پٹو چارخانہ برائے سوٹ فراخی ۸ گز ۱۲ گرہ ہے پٹو چارخانہ برائے سوٹ درجہ اول ۸ گز ۱۲ گرہ ہے پٹو چارخانہ درجہ دوم ۸ گز ۱۲ گرہ للعہ شد سلاجیت فی تولہ ۴/ زعفران خالص فی تولہ عا/ علاوہ اس کے ہر قسم کا اونی مال تیار ہوتا ہے۔ آرڈر دے کر مشکور فرمائیں۔

جی۔ ایم شال ایجنسی سوپور (کشمیر)

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج۔ ضعف دل کی دھڑکن۔ کم خوابی۔ بدخوابی۔ کم ہمتی کم حوصلگی۔ کام سے دل گھبرانا۔ چہرہ کی بے رونقی۔ پریشانی۔ فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہو کر کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ مردانہ۔ زنانہ دیرینہ امراض کے لئے لکھئے یا میرا تعارف کرا دیجئے

ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳ر اکتوبر۔ آج مسٹر چرچل نے برطانی وزارت میں بعض تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ سر جان اینڈرسن کو دی گئی ہے۔ جو اس وقت وزیر دفاع ملکی تھے۔ مسٹر ہربرٹ موریسن کو ان کی جگہ وزیر دفاع بنایا گیا ہے۔ لارڈ ہیوارتھ مستعفی ہو گئے ہیں۔ مسٹر ایڈورڈ ڈنکن کو وزیر سپلائی بنایا گیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے لکھا تھا۔ کہ بیماری کی وجہ سے میں وار کیبنٹ کی ممبری کی ذمہ داری ادا نہیں کر سکتا۔ مسٹر چرچل نے لکھا ہے کہ آپ کی مدد ہمیشہ میرے لئے مفید ہو رہی ہے۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانی بمبار طیاروں نے دشمن کے علاقہ کی بندرگاہوں پر شدید حملے کئے۔ اور تیل کے ذخائر۔ ریلوے۔ فوجی ٹھکانوں اور کارخانوں کو نقصان پہنچایا۔ ڈوور کی بندرگاہ سے دور مار کرنے والی توپوں نے جرمن جہازوں کے ایک قافلہ پر گولہ باری کی۔ جو چینل کے فرانسیسی ساحل کے ساتھ جا رہا تھا۔

آج برطانیہ پر کوئی بڑا حملہ نہیں ہؤا۔ صرف تھوڑی دیر کیلئے دو بار خطرہ کا الارم ہؤا۔ دشمن کے جہاز مڈلینڈ اور شمال مشرقی علاقہ پر بھی اڑتے دیکھے گئے۔ کل رات لنڈن اور جنوب مشرقی کنارے پر انہوں نے حملے کئے۔ لنڈن میں اندھا دھند حملے کئے۔ مگر کوئی زیادہ نقصان نہ پہنچا سکے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی جس پر قابو پا لیا گیا۔

معلوم ہؤا ہے کہ روس اور جرمنی کی پولش سرحد پر روسی فوجوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ روس میں جرمن خطرہ کے خلاف پروپیگنڈا زوروں سے ہو رہا ہے اب روس سے جرمنی کو مال بھی بہت کم بھیجا جا رہا ہے۔

کلکتہ ۳ر اکتوبر۔ گاندھی جی کے سکرٹری نے آج یہاں آ کر ڈاکٹر ٹیگور کو ایک چٹھی دی۔ جس میں لکھا تھا کہ ابھی آپ کی ضرورت ہے۔ کچھ روز اور جیتے رہیں۔ ڈاکٹر صاحب رات کچھ دیر سوتے رہے۔ مگر کمزور بہت ہیں۔ اور شدید نقصان محسوس کرتے ہیں

لاہور ۲ر اکتوبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے ایک وفد وزیرستان بھیجا گیا ہے۔ جو قبائلی باشندوں کو ہندوستان کی طرف سے دوستی کا یقین دلائیگا۔ وفد کے ممبر پشاور چلے گئے ہیں۔ اور سرحدی گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرینگے

سیالکوٹ ۲ر اکتوبر۔ مقامی اخبار "رہبر" کے ایڈیٹر و پرنٹر پبلشر کو ایک قابل اعتراض مضمون کی اشاعت پر ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ آسٹریلیا کا جو پہلا سفیر ٹوکیو بھیجا جا رہا تھا۔ اس کی روانگی اچانک ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس کی وجہ آسٹریلیا کی غیر یقینی سیاسی صورت حالات بیان کی جاتی ہے۔ وزیر اعظم نے قومی حکومت کے قیام کے لئے تمام سیاسی پارٹیوں کی ایک کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

بخارسٹ ۲ر اکتوبر۔ رومانیہ کی آئرن گارڈ پارٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ان تمام سیاستدانوں کو گرفتار کر لیا جائے۔ جو کسی وقت بھی برطانیہ اور فرانس کے حامی تھے۔ اس وقت تک ۲۷ ایسے سیاستدان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ جرمنی کے شدید ترین ہوائی حملوں کے باوجود دیہاتی نگاروں اور زرعی علاقوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور اب کاشتکاروں نے نصف سے زیادہ غلہ کو محفوظ گوداموں میں سنبھال لیا ہے

قاہرہ ۲ر اکتوبر۔ فرانسیسی مراکش نے پیٹان گورنمنٹ کی ہدایات اور احکام ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی یہ علاقہ سپین کو بطور رشوت پیش کرنا چاہتے ہیں بشرطیکہ وہ جنگ میں ان کا ساتھ دے

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ برطانی حکومت نے تمام ہوائی جہازوں۔ ساحل کی طیارہ شکن توپوں اور سمندروں میں گشت کرنے والے جہازوں کو حکم دیا ہے۔ کہ جرمنی کے ریڈ کراس نشان والے بحری طیاروں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔ جو دشمن کے جنگی جہازوں سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جرمنی نے جنگی جہازوں پر یہ نشان بنائے ہوئے ہیں۔

بچوں کو لے جانے والے ایک جہاز کی غرقابی کی وجہ سے حکومت برطانیہ نے آئندہ بچوں کو غیر ممالک میں لے جانے کی سکیم کو ترک کر دیا ہے۔ لنڈن میں خانمان برباد لوگوں کو کھانا وغیرہ مہیا کرنے کے لئے سولہ ایمرجنسی مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر خوراک کا بیان ہے کہ کئی ہوٹلوں نے رضاکارانہ طور پر مفت چائے مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ انجمن ہائے کفایت شعاری کی کوششوں سے انگلستان کے لوگوں نے ایک ہفتہ میں ۳۰ کروڑ روپیہ جنگی مقاصد کے لئے بچایا۔ سال بھر میں ان انجمنوں کی کوشش سے پانچ ارب روپیہ کی بچت کی گئی ہے اس وقت ملک بھر میں اس قسم کی ایک لاکھ ستاون ہزار سات سو انجمنیں ہیں

ناگپور ۳ر اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۱۱ر اکتوبر کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس تک میں لائحہ عمل تیار کر لوں گا۔ دریں اثنا بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی قسم کی سول نافرمانی نہ ہوگی۔ شملہ جانے سے میری طاقت بڑھ گئی ہے۔

بخارسٹ ۳ر اکتوبر۔ آج رومانیہ کے وزیر اعظم پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ جو کامیاب نہ ہؤا۔ چار آدمی پولیس نے گرفتار کئے ہیں۔

لنڈن ۳ر اکتوبر۔ سپین کے وزیر خارجہ نے کل روم میں مسولینی سے ملاقات کی تھی۔ آج بھی ملنا تھا۔ مگر ملاقات ہوئی نہیں۔ سپین کے وزیر خارجہ ایک پارٹی لیڈر کی حیثیت سے یہ ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ اپنی سرکاری حیثیت سے نہیں۔ حکومت سپین فی الحال اپنی غیر جانبداری کی پالیسی پر قائم ہے۔

کلکتہ ۳ر اکتوبر۔ آج روجر مشن کا استقبال کرتے ہوئے سر عبدالحلیم غزنوی نے ایک تقریر کی جس میں کہا کہ ہندوستان کے بیوپاری گولہ بارود اور سامان جنگ تیار کرنے میں حکومت کی پوری مدد کریں گے۔ اور عنقریب ہندوستان اپنے تمام کارخانے اس غرض کے لئے حکومت کے حوالہ کر دے گا۔ آپ نے کہا۔ ہندوستانی سوداگر مشن سے پورا تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کے رستہ میں کچھ رکاوٹیں ہیں جو دور کی جانی چاہئیں۔ مسٹر روجر نے کہا کہ جنگ ہندوستان کے دروازہ پر پہنچ گئی ہے۔ ہندوستان سلطنت برطانیہ کی حفاظت کی کنجی ہے۔ اور وہ اگر چاہے تو اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔

لنڈن ۳ر اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے جنگی کیبنٹ میں دو اور وزراء شامل کئے ہیں۔ نیز ایک سائنٹیفک ایڈوائزری کمیٹی مقرر کی ہے جس کے چیئرمین لارڈ ہینکی ہونگے۔ یہ کمیٹی ان ایجادوں سے کیبنٹ کو آگاہ رکھے گی۔ جو آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ اور جن سے لڑائی میں کام لیا جاتا ہے۔

لنڈن ۳ر اکتوبر۔ مسٹر چیمبرلین نے کنزرویٹو پارٹی کی لیڈری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ خیال ہے۔ کہ ان کی جگہ مسٹر چرچل منتخب ہونگے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah